شاہد تسنیم۔ ایم۔ اے

لاہوری مرزائی اور مسئلہ نبوّت

مرزائی آرگن پیغام صلح لاہور نے گذشتہ اشاعتوں میں متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر نبی ثابت کرنے کے لئے بعض مضامین شائع کئے ہیں، ہمارے بعض بزرگوں کے نام کھلے خط بھی لکھے ہیں، مرزائیوں کی یہ منافق جماعت مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے نئے نئے حربے اختیار کرتی ہے۔ دام ہمرنگ زمین بچھا کر اُنھوں نے محدثیت کے پردے میں جو کاروبار شروع کر رکھا ہے اس سے صاحب نظر پوری طرح واقف ہیں صرف لیبل کا فرق ہے۔ شراب کہن نئی بوتلوں میں ڈال کر پیش کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لاہوری جماعت کے تمام اکابر مرزا صاحب قادیانی کی نبوّت کے پُرزور داعی تھے، کون نہیں جانتا کہ خواجہ کمال الدین، مرزا یعقوب بیگ، محمد احسن امروہوی، مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت احمد قادیان میں رہ کر قادیانی نبوت کا پُرزور پرچار کرتے تھے، مرزا صاحب قادیانی کے الہامات رویاء سے مستفید ہو کر لوگوں کو مرتد بناتے تھے، اُنھوں نے برطانوی سامراج کی سیاسی پالیسی کی تکمیل میں بڑے زور شور سے حصّہ لیا اور قادیانیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا چونکہ یہ لوگ مرزا صاحب قادیانی کی گدی کے وارث بننا چاہتے تھے اس لئے جب اقتدار کی جنگ ہوئی تو یہ لوگ الگ ہو کر لاہور آگئے اور یہاں انجمن اشاعت اسلام کا کھڑاگ رچالیا، ان کی مرضی یہ تھی کہ حکیم نورالدین کے بعد کمال الدین گروپ کا کوئی فرد جماعت کا سربراہ مقرر ہو لیکن مرزا بشیرالدین محمود کو چند چھٹے ہوئے قادیانیوں کی تائید کے علاوہ سرکار برطانیہ کی پشت پناہی حاصل تھی، حکومت قادیان کی گدی میں پوری

پوری دلچسپی رکھتی تھی اور مستقبل میں ان کے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لیے انھیں ایک مہرے کی ضرورت تھی، اس لیے قرعہ فال مرزا محمود کے نام نکلا اور کمال الدین گروپ بپا ہو کر لاہور آ گیا۔

لاہور آکر انہوں نے مرزائیت کے متشددانہ عقائد میں اعتدال کی راہ نکالی، مرزا قادیانی کو ایک ولی اور محدث کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا تاکہ مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کی جاسکیں اور ان میں گھل مل کر مرزائیت کی تبلیغ کی جائے، ان کی منافقت کا علمائے حق نے کئی دفعہ پردہ چاک کیا لیکن انھوں نے اسلام کی تبلیغ کے نام پر آمدنی کا ایک ذریعہ قائم کر رکھا ہے اس لئے اپنی روش پر قائم ہیں، مسلمانوں کو اس فتنہ سے پوری طرح آگاہ رہنا چاہیئے اور ان کو محض یہ سمجھ کہ یہ لوگ مرزا قادیانی کو نبی نہیں کہتے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ لاہوری منافق مرزا قادیانی کو نبی ہی کہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے دعوے کے مطابق ان کی وحی میں خدا نے لفظ نبی استعمال کیا ہے۔ اس وحی پر کامل اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ان کے لئے جائے مفر نہیں لیکن عامۃ المسلمین کو دھوکہ دینے کے لئے قادیانی نبوت پر محدثیت کی چادر پھیلا دیتے ہیں،

مرزا قادیانی نے نہایت بے باکی سے نبوت کا دعویٰ کیا اپنے آپ کو خدا کا رسول کہا یہ سب تحریریں ان کی زندگی میں شائع ہوئیں۔ الحکم قادیان نے ۱۷ جون ۱۹۰۲ء کی اشاعت میں تحریر کیا :—

(۱) "اس (طاعون) سے وہی بچیں گے جو توحید اختیار کریں گے، اور خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول کی قدر کریں گے"

(۲) ہمارا دعویٰ ہے کہ رسول اور نبی ہیں" (البدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

مولوی نورالدین خلیفہ قادیان سے کسی شخص نے سوال کیا، خاتم النبیین رسول اللہ تھے تو پھر نبی ہونے کا دعوے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا "جب نبی کریمؐ مہر ہوئے تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔ تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی۔

(البدر، ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء)

مولانا محمد حسین بٹالوی نے ایک مرتبہ لکھا کہ اگر قادیانی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم

کفر کا فتوے واپس لے لیں گے، اس کے جواب میں حکیم نورالدین نے کہا "ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے، اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں": (البدر، ۱۲ اپریل ۱۹۱۱ء)

مولوی محمد علی سربراہ جماعت لاہور نے مرزا قادیانی کو ہندوستان کا مقدس نبی لکھا، ایڈیٹر وطن لاہور سے نبوت مرزا پر تحریری بحث کی، مولانا کرم دین آف بھین کے مقدمے میں مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار کیا، ایسے ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے لکھا:-

"ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا ۔ ۔ ۔ ۔ اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا اور اس امت میں سے ہونا تھا جیسے کہ حدیث اماملکم منکم سے ثابت ہے تو پھر دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو کہ کون ہے ۔ ۔ ۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں" (البدر قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء)

خواجہ کمال الدین نے اہل بٹالہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

"تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا تم خواہ مانو یا نہ مانو" (الحکم قادیان ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء)

ڈاکٹر بشارت احمد نے کہا "حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہوں گے، مگر ساتھ ہی امتی بھی ہوں گے، کیونکہ اس طرح بسبب امتی ہونے کے ان کی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی" (پیغام صلح لاہور ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

حد تو یہ ہے کہ ان مرزائی منافقوں نے حلفیہ بیان دیا کہ "ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

یہ ان منافق مرزائیوں کی داستان ہے جو ایک عرصے تک مرزا قادیانی کی نبوت کے راگ الاپتے رہے اور بعد میں ان کی محدثیت کا ڈھنڈورا پیٹنے لگے، حکیم نور الدین کے بیٹے عبدالمنان عمر، مولوی عبدالرحمان مصری اور ایسے دوسرے مرزائی مرزا محمود کی خلافت اور قادیانی نبوت دونوں کے حاشیہ بردار رہے ان کی تحریروں کی سیاہی بھی نہ سوکھی ہوگی کہ انھوں نے ذاتی منفعت کے لیے عقائد کا سودا کر لیا، اب ذرا قادیانی فریق کی کارگذاری پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مرزا محمود جب برطانوی سامراج کے چہیتے بنے، نئی نئی خلافت کی گدی سنبھالنے کے بعد سامراج کی خدمت کرنے لگے تو آپ نے بلا کسی لاگ لپیٹ مرزا قادیانی کی نبوت اور مسلمانوں کی تکفیر کا اعلان کر دیا، ۱۹۱۴ء کے بعد تقریباً چالیس سال تک آپ نے مسلمانوں کو کافر قرار دینے اور ملت اسلامیہ کی وحدت میں رخنہ اندازی کرنے کا اہم فریضہ انجام دیا، ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں نے اس سیاسی فتنہ کا محاسبہ شروع کیا، مرزا محمود عدالت میں پیش ہوتے آپ نے بڑی فنکاری سے اپنے عقائد کی تاویل شروع کر دی اور اپنے سابقہ عقائد سے ہٹ کر ایک نیا موقف اختیار کر لیا تھا کہ مسلمانوں کے احتساب سے دامن بچایا جا سکے، خدا کے مقرر کردہ خلیفہ، اولوالعزم فضل عمر، مصلح موعود؛ اور نہ جانے کیا کیا کہلانے والا قادیانی خلیفہ عدالت کے کٹہرے میں آکر اپنے سابقہ عقائد سے منحرف ہو گیا، وہی خلیفہ جو برطانوی سامراج کے استبدادی دور میں مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہوئے نہ تھکتا تھا، عدالت میں بھیگی بلی بن گیا، کیا یہی کسی دینی جماعت کے رہنما کا کردار ہونا چاہیئے! کیا سامراج کے زیر سایہ ہی یہ تحریک پروان چڑھ سکتی ہے۔؛

مسلمانوں کو قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا مقابلہ کرنے میں کسی تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ انہوں نے گذشتہ سال ملک کی ہی سالمیت اور قومی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے جو مذموم کردار ادا کیا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ قادیانیوں کی دونوں جماعتیں یکساں طور پر مسلمانوں کے مفادات کے خلاف سرگرم عمل ہیں، دونوں جماعتوں نے منافقانہ طور پر اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے جب مسلمانوں کی طرف سے ان کا احتساب شروع ہوتا ہے تو یہ اپنی اصل حالت کو چھپا کر ایک وصفی صورت پیش کر دیتے ہیں۔ حقیقت میں نبوت جدیدہ کا یہ فتنہ اسلامی وحدت اور مسلمانوں کی سیاسی سالمیت کے خلاف ایک عظیم چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے؛